

ہر معاںے کو متاز صدھے بنائیے!

ہماری سب سے بڑی منفی قوت یہ ہے کہ ہر چیز، واقعہ بلکہ ہر امر کو متاز صدھے بنانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ کسی بھی سچ کے متعلق شکوہ پیدا کر سکتے ہیں۔ فتح سے فتح جھوٹ کو عقیدت اور روایات کے چمکیلے ورق لگا کر سچ ثابت کر سکتے ہیں۔ بنیادی طور پر ہم ماضی میں رہنے والے وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے حال کا تجزیہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مستقبل کے متعلق بات کرنا تو عبث ہے کیونکہ اتنی ڈھنگی ابھی معاشرے کی اکثریت کو حاصل نہیں کر دیکھ سکیں۔ ہمارے ہاں دانشورا سے سمجھا جاتا ہے جو دقيق اردو لکھ کر علمیت کار عرب جھاڑ سکے اور فارسی کے اشعار سے گفتگو یا تحریر کو مزین کر سکے۔ مادرن سائنس، ادب یا بدلتی ہوئی دنیا کے متعلق شعور انہتائی درمیانہ درجے کا ہے۔ اس صورتحال میں ہر شہری کا اپنا سچ ہے اور وہ اسی پر قائم ہے۔ بچھلے چند ماہ کے واقعات انسان کو سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ آخر ہم لوگ کیا ہیں۔ کیا ہماری "جیز" پست درجہ کی ہیں۔ کیا ہمارا خمیر اس درجہ ادنیٰ ہے کہ کسی بھی صورت میں اپنے مفاد کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتے۔

ایکشن کسی ملک میں سب سے سنجیدہ معاملہ ہوتا ہے۔ مہذب دنیا میں عام شہریوں کی رائے سے پرانی حکومتیں ختم ہوتی ہیں اور اقتدار نئے لوگوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔ مہذب دنیا کے متعلق عرض کر رہا ہوں۔ اس میں ہر حال پاکستان نہیں آتا۔ ہمارے ملک میں شدت پسندیاں رویے اور مستقلم مزاجی حد درجہ ہے۔ ہمارے انصاف کی تعریف بھی اپنی ہے۔ صرف وہ انصاف چاہیے جو ہمارے فائدے کا ہو۔ مغربی دنیا ہمارے طرزِ عمل سے نہ صرف نالاں ہے بلکہ اب انکارویہ انہتائی تشویش اور فکر کا ہے۔ ترقی یا نتائج ممالک اس بات سے بھی پریشان ہیں کہ بالآخر ہماری ترجیحات کیا ہیں اور ہمارے اندر دو عملی یا منافقت اتنی معراج پر کیسے پہنچ گئی ہے۔ ماضی کے متعلق بات نہیں کرنا چاہتا۔ مگر چند امور ایسے ہیں جن پر دلیل سے بات کرنے کو دل چاہتا ہے۔

ایکشن سے پہلے کے واقعات کو دیکھنا اور اس کے بعد ایکشن کے نتائج پر غور کرنا بے حد اہم ہے۔ پانامہ لیکس نے بنیادی طور پر پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ آپ اسکی بنیاد دیکھیے تو یہ وہ نفرت تھی جو دنیا کی مضبوط ترین آف شور کمپنی کے ملازم کے ذہن میں آئی اور اس نے یہ "ڈیٹا" دنیا سے شیئر کر لیا۔ امیر ترین طبقے کی ناجائز دولت کے خلاف دراصل یہ ایک شدید رُعمل تھا جس سے دنیا کو معلوم ہوا کہ انکے سیاسی قائدین کیسے انہیں بیوقوف بنا کر دولت جمع کر رہے ہیں۔ ہمارے قائدین کا ردِ عمل فطری تھا کہ نہیں ہم اس میں ملوث نہیں۔ انسان کبھی بھی دل سے اپنی ذاتی کوتا ہی یا خرابی کو فور تسلیم نہیں کرتا۔ روایات کے عین مطابق ہم نے اس معاںے کو انتاسنی خیز بنا دیا کہ پورا نظام حکومت ختم ہو کر رہ گیا۔ سب جانتے ہیں کہ کس نے دولت کمائی اور مغربی دنیا کی محفوظ پناہ گاہوں میں چھپاڑا لی۔ یہ بالکل کوئی عجیب بات نہیں۔ سینکڑوں لوگوں کو جانتا ہوں جنکے گھر اور ساری دولت باہر کے ملکوں میں ہے۔ مشکل بات یہ ہے کہ جب کرپش کو جمہوریت جیسے بہترین نظام میں چھپا کر عام لوگوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش کی گئی۔ جمہوریت کو اپنی جیب میں ڈال کر پیسے کے ذریعے ایسی "سموک سکرین" بنانے کی سعی کی کہ مالی جرائم کو چھپایا جاسکے۔ حالیہ ایکشن کا نتیجہ اسی مشکل بیانیہ کا عام فہم ردِ عمل ہے۔ کسی آن پڑھ شخص

سے بھی بات کر لیجئے۔ انہائی اعتماد سے بتائیگا کہ ہاں چند ملکی سیاستدانوں نے واقعی قومی خزانے پر ڈال کر ڈالا ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس چوری کو پکڑنے جانے پر سارا ملبہ فوج اور عدالیہ پر ڈال دیا گیا۔ یقین کامل ہے کہ باہر چھپائی گئی دولت ضرور واپس لائی جائیگی۔ اسکے علاوہ قومی بچاؤ کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

دیگر معاملات کو پر کھیے۔ کراچی میں ایم کیوا یم میں سیاسی بغاوت ہوئی۔ الطاف حسین کے ملک دشمن تقاریر کے بعد کسی بھی صاحب الرائے شخص کیلئے ناممکن ہو گیا کہ لندن میں مقیم اس انسان کی حمایت کر سکے۔ سیاسی خلفشار اور کراچی میں بالادستی سے مغلوب جذبات کے تحت "پاک سرزی میں پارٹی" بنائی گئی۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر ہمارے دانشوروں، میڈیا پرسنzel اور سیاسی پنڈتوں نے آسمان سر پر اٹھالیا کہ یہ سب کچھ فوج نے کروایا ہے۔ مصطفیٰ کمال کے پیچھے عسکری ادارے ہیں۔ بات یہاں نہیں رکتی۔ پروپیگنڈے کی انہتا کر دی گئی کہ سرزی میں پارٹی کو سندھ میں سیاسی پارٹیوں کی طاقت کو توڑنے کیلئے استعمال کیا جائیگا۔ مجھے ایک سیاسی لیڈر یا کارکن بتا دیجئے جس نے برملا اپنے شکوہ و شہادت کو یقینی طور پر پیش نہ کیا ہو۔ فوج، آئی ایس آئی اور بوٹ کا شور اس قدر مچایا گیا کہ لگتا تھا کہ بس چند ہفتے میں اس پارٹی کا سربراہ، فوج کے سہارے سے کراچی کے تحت پر قبضہ کر لیا گا۔ لیکن ایکشن میں پاک سرزی میں پارٹی کو خوفناک شکست ہوئی۔ کیا یہ شکست اس بات کو ظاہر نہیں کرتی کہ عسکری اداروں کی اس سیاسی پارٹی کے متعلق تمام پروپیگنڈا جھوٹ اور لغو تھا۔ کیا کسی سیاسی لیڈر نے قوم سے معانی مانگی کہ "ہم" سے غلطی ہو گئی یا ہمارا تھج دراصل غلط بیانی تھی۔ کسی ایک بھی شخص نے اپنے غلط تجزیے یا حقائق کے برعکس تقریر کا ذکر نہیں کیا۔

اب سندھ کے اندر "گرینڈ ڈیمو کریک" جی ڈی اے کی طرف نظر ڈوڑا یئے۔ کیا ہر طرف یہ نہیں کہا جا رہا تھا کہ یہ سب کچھ بھی "خفیہ ہاتھ" پیپلز پارٹی کو ہرانے کیلئے کر رہے ہیں۔ خود پیپلز پارٹی کے سر کردہ لوگ بیانگ دہل یہ فرمار ہے تھے کہ یہ سب کچھ بولوں والے کر رہے ہیں۔ ایکشن کے نتیجہ میں جی ڈی اے کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ کیا واقعی یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر فوج ملوث ہوتی تو اتنی کمزور ہے کہ جی ڈی اے کو جتوانہ پاتی۔ تجزیہ ہے کہ اگر دفاعی ادارے کسی بھی جماعت یا شخص کو اوپر لانا چاہیں تو کوئی انہیں نہیں روک سکتا۔ نواز شریف اور شہباز شریف کا قومی سطح پر ابھرننا صرف اور صرف "فرشتوں" کی بدولت ممکن ہوا ہے۔ زمانہ جانتا ہے کہ حقائق کیا ہیں۔ کیا جی ڈی اے کے ہارنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عسکری ادارے کمل طور پر غیر جانبدار تھے۔

"جیپ" کے انتخابی نشان کی طرف آئیے۔ باقاعدہ ایک مہم چلانی گئی جس میں بغیر کسی شہادت کے یہ ثابت کیا گیا کہ جیپ کے نشان لینے والے امیدواروں کے پیچھے آئی ایس آئی ہے۔ سینہ کو بی شروع ہو گئی۔ جید ترین دانشوروں نے آسمان سے تارے توڑ کر ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جیپ کے نشان والے امیدواروں کو فوج جتا گی۔ چوہدری شناس گروپ کی قیادت کرینگے اور پھر عمران خان کا پتہ صاف کر دیا جائیگا۔ کوئی سقراط، چوہدری شناس کو وزیر اعظم بنوار ہاتھا تو کوئی فلسفی اسے پنجاب کا وزیر اعلیٰ بنوانے پر مصروف تھے۔ عام لوگوں میں یہ تاشرا ایک مخصوص حکمتِ عملی کے تحت پھیلایا گیا کہ فوج پنجاب میں سیاست کر رہی ہے۔ ایکشن نے یہ مفروضہ بھی ختم کر ڈالا۔ جس شخص کو جیپ والے گروہ کا لیڈر بنایا گیا۔ وہ بری طرح ایکشن ہار کر زخم چاٹ رہا ہے۔ جیپ کے نشان والے امیدوار بھی کوئی خاطر خواہ کامیابی

حاصل نہ کر سکے۔ دلیل کی بنیاد پر یہ بات غلط ثابت ہوئی مگر کسی "بقراط" نے یہ نہیں فرمایا کہ صاحب، میرا تجزیہ غلط تھا۔ پاک سر زمین پارٹی، جی ڈی اے اور جیپ والی بات سے کیا یہ نکتہ ثابت نہیں ہوتا کہ فوج کا ادارہ مکمل طور پر غیر جانبدار تھا۔ ضمنی سوال دوبارہ کرتا ہوں کہ کیا عسکری ادارے کیلئے ان تمام کو ایکشن جتوانا مشکل تھا۔ ہرگز نہیں۔ غیر متعصب تجزیے سے مکمل طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ایکشن میں ایک طبقہ، خاص حکمتِ عملی کے تحت، فوج کو متنازی یہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ کوشش مکمل طور پر ناکام ہوئی۔

رویوں کو گہرائی سے جانچیں تو انسانوں کی قائدانہ خصوصیات کھل کر سامنے آ جاتی ہیں۔ پنجاب کے سابقہ وزیر اعلیٰ متحرك انسان ہیں۔ کام کرنے کا شوق بھی ہے۔ مگر ایکشن سے پہلے انکا بیانیہ انہیں غور طلب ہے۔ بار بار عوامی جلسوں میں کہہ رہے تھے کہ اگر 25 جولائی کو ایکشن میں اسکے مینڈیٹ کو نقصان پہنچایا گیا تو وہ عوامی سیلا ب لیکر آئیں گے۔ یہاں تک تقریریں کہتے رہے کہ انکی پارٹی کو حکومت نہ ملی، تو اس کا مطلب ہے کہ ایکشن کا پورا "پراس" ہی مشکوک ہے۔ چلیے، مان لیتے ہیں کہ انتخاب سے پہلے کی تقاریر میں یہ جان کا پہلو ہوتا ہے۔ مگر 25 جولائی کو ساڑھے گیارہ بجے یا شاندما سے سے بھی پہلے انہوں نے حیران کن اعلان کر دیا کہ وہ ایکشن کے نتائج کو مسترد کرتے ہیں۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ انکی تقریر کے وقت تک پورے ملک میں صرف ایک یادو ہلتوں کے نتائج پر ایویٹ چینلز پر بتائے گئے تھے۔ پورے ملک سے کوئی بھی نتیجہ حتمی طور پر سامنے نہیں آیا تھا۔ پھر وہ کون سے ذرا لع تھے، جنہوں نے سابقہ وزیر اعلیٰ کو بتایا کہ تحریک انصاف میدان مارچ کی ہے اور مسلم لیگ ہارگئی ہے۔ مکمل نتائج سے پہلے، جذباتیت کے زیر اثر، ایک ملکی سطح کے قائد کو نتائج مسترد کرنے کی بات فہم سے باہر ہے۔ اس کا ایک مطلب تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انتخابی تقاریر میں جو باتیں کہی جا رہی تھیں، اس وقت بھی انہیں ادراک ہو چکا تھا کہ سیاسی میدان میں شکست ہو چکی ہے۔ 25 جولائی کو انہیں مشکل تقریر دیوار پر لکھے ہوئے فیصلے کے نقصان سے بچنے کی کوشش تھی۔ بہرحال جو بھی معاملہ ہو، قومی سطح پر تنازعات کو پُر امن طریقے سے حل کرنے کی بجائے ارتعاش پھیلانا سمجھیدہ رویہ نہیں۔ ہمارے جید قائدین اس بات کا ادراک نہیں کر پا رہے کہ لوگ انکی باتوں سے کتنا نگ آچکے ہیں۔ انکے متصاد عملی رویوں کو دیکھ کرنا امید ہو چکے ہیں۔ نوجوان نسل میں گلے سڑے نظام سے صرف اور صرف نفرت کے جذبات ہیں۔ اخلاص یہ ہے کہ ایکشن سمیت کسی بھی نا زک معاملے کو متنازعہ بنایا جائے۔ ترقی کی شاہراہ پر چلیے۔ شاہزاد ہمارا نہیں تو ہمارے بچوں کا مستقبل ہی سنور جائے!

راو منظر حیات